ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:19دسمبر1951

بھگت سنگھ

بنام

دی سٹیٹ

گردیو سنگھ- عذر دار۔

[سید فضل علی، مہر چند مہاجن اور چندر شیکھر اائیر جسٹس صاحبان]

مجموع ضابطہ فوجداری(V، سال1898)، دفعہ234(1)-الزامات کی غلطی-دو افراد کو مارنے کے لیے ایک گولی مارنا- آیا ایک جرم یا دو جرائم۔

اپیل کنندہ پر درج ذیل الزامات کے سلسلے میں مقدمہ چلایا گیا:(i) A کی موت کا سبب بننا اور اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ302 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنا،(ii) Bاور Cپر ان کی موت کا سبب بننے کے ارادے سے گولی مارنا اور اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنا، اور(iii) اسے قتل کرنے کے ارادے سے D پر گولی چلانا اور اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنا۔اس کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ الزامات میں غلط فہمی تھی کیونکہ دوسرا الزام واقعی دو جرائم (یعنیBکو قتل کرنے کی کوشش اور Cکو قتل کرنے کی کوشش) کے سلسلے میں ایک الزام تھا اور اس لیے ملزم پر فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 234(1) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تین سے زیادہ جرائم کا الزام لگایا گیا تھا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا:مانا گیا کہ مقدمے میں کچھ بھی غلط نہیں تھا کیونکہ Bاور Cپر گولی چلانے کا واحد عمل ایک جرم ہے نہ کہ دو جرائم اور الزامات کی غلط فہمی کے لیے مقدمہ برا نہیں تھا۔[تاہم ان کے عزت ماب نے مشاہدہ کیا کہ انہیں اس وسیع تجویز کو پیش کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ کسی بھی صورت میں ایک عمل ایک سے زیادہ جرم نہیں ہو سکتا۔]

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پرومو تھاناتھ رائے بنام کنگ ایمپرر (17 سی ڈبلیو این 479)، جوہان سوبرنا بنام کنگ ایمپرر (10 سی ڈبلیو این 520)، پونیت سنگھ بنام مادھو بھوٹ (آئی ایل آر 13 کلکتہ 270) اور سدھیندر کمار رائے بنام ایمپرر (آئی ایل آر 60 کلکتہ 643) نے منظوری دی۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 38، سال 1950۔ پٹیالہ کی عدالت عالیہ (تیجا سنگھ چیف جسٹس، اور جسٹس گرنم سنگھ) کے 5 اکتوبر 1950 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، فوجداری اپیل نمبر 28، سال 1950 میں، جس میں سنگرور کے سیشن جج کے ذریعے اپیل کنندہ کی سزا اور سزا یافتگی یافتگی کی تصدیق کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور کرتار سنگھ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پٹیالہ اینڈ ایسٹ پنجاب اسٹیٹس یونین (جندرالال، ان کے ساتھ) کے ایڈوکیٹ جنرل نریندر سنگھ۔

عذر دار کے لیے جے گوپال سیٹھی (آر ایل کوہلی، ان کے ساتھ)۔

19.1951 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس فضل علی نے سنایا۔

یہ پٹیالہ میں عدالت عالیہ کے اس فیصلے کے خلاف اپیل ہے جس میں اپیل کنندہ کی سزا اور سزا یافتگی کو برقرار رکھا گیا تھا جس پر سنگرور کے سیشن جج نے قتل کے جرم میں مقدمہ چلایا تھا اور اسے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔

استغاثہ کی کہانی کچھ لمبی اور پیچیدہ ہے، لیکن غیر ضروری تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے، مادی حقائق کو جلد ہی اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:-

5 اکتوبر 1949 کو اپیل کنندہ اور ایک دربارا سنگھ کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے دوران اپیل کنندہ نے دربارا سنگھ پر فاورا (ایک کاٹنے کا آلہ) سے حملہ کیا۔ تقریباً اسی وقت، متوفی شخص،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

گرمیل سنگھ، اپنے کپاس کے کھیت سے، جو وہ کام کر رہے تھے، اپنے گھر، جو دربارا سنگھ کے گھر کے قریب تھا، واپس آیا تاکہ اپنے ساتھیوں کے لیے چائے لے سکے جو اب بھی اس کے کھیت میں کام کر رہے تھے۔ اپیل کنندہ نے گرمیل سنگھ سے کہا کہ وہ اسے ایک نیزہ دے تاکہ وہ اسے دربارا سنگھ کو مار سکے، لیکن چونکہ مؤخر الذکر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اس لیے اس کے اور اپیل کنندہ کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے دوران انہوں نے گالی گلوچ کی اور ایک دوسرے سے جھگڑا کیا، اور لڑائی کو صرف جگہ پر موجود کچھ افراد کی مداخلت سے روکا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ اس جھگڑے سے بہت متاثر ہوا تھا، اور اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ اس نے خود کو رائفل سے مسلح کیا اور گرمیل سنگھ کے کپاس کے کھیت کے آس پاس 3 افراد پر حملہ کیا۔ اس نے سب سے پہلے سروان سنگھ کے بیٹے کرتار سنگھ پر اس وقت گولی چلائی جب وہ گرمیل سنگھ کے کھیت سے اپنے گھر لوٹ رہا تھا، لیکن اسے کوئی چوٹ نہیں پہنچی۔ اس کے فوراً بعد، جب گرمیل سنگھ قریبی باغ میں اپنی بھینسوں کی دیکھ بھال کرنے کے بعد اپنے کھیت میں واپس آ رہا تھا، اپیل کنندہ نے اس کا پیچھا کیا اور اس پر گولی چلا دی جس سے اس کی فوری موت ہو گئی۔ آخر میں، کہا جاتا ہے کہ اس نے بشن سنگھ کے بیٹے کرتار سنگھ اور ایک جہانگیر سنگھ پر اس وقت گولی چلائی جب وہ خطرے کی گھنٹی بجا رہے تھے، لیکن گولی ان کو نہیں لگی۔ ان الزامات پر ان کے خلاف درج ذیل تین الزامات بنائے گئے:-

"(1) کہ آپ۔................ متوفی گرمیل سنگھ پر اسے قتل کرنے کے ارادے سے رائفل P.I سے گولی چلائی اور اس کی موت کا سبب بنا اور اس طرح دفعہ 303 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔.................

(2) کہ آپ۔................ موت کا سبب بننے کے ارادے سے کرتار سنگھ اور جہانگیر سنگھ پر رائفل P.I سے گولی چلائی اور ان کی موت کا سبب بننے کی کوشش کی۔ اور اس طرح دفعہ 307 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔.................

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

(3) کہ آپ۔....................... کرتار سنگھ ولد سروان سنگھ پر گولی چلائی۔ اسے قتل کرنے کے ارادے سے اور اس کی موت کا سبب بننے کی کوشش کی اور اس طرح دفعہ 307 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ ہوم گارڈز میں ہدایتکار تھا، اور جس رائفل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے استعمال کی تھی وہ اسے اس کے اعلی افسر نے 20 راؤنڈ گولہ بارود کے ساتھ دی تھی۔

اس واقعے کے اپنے برعکس کی حمایت کرنے کے لیے، استغاثہ نے 3 عینی شاہدین کا معائنہ کیا جن کے شواہد کو نیچے کی دونوں عدالت عالیان نے محتاط جانچ پڑتال کے بعد قبول کر لیا ہے۔ قابل سیشن جج نے اپیل کنندہ کو تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 307 کے تحت دوسرے اور تیسرے الزامات سے بری کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کا کوئی قابل اعتماد ثبوت نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کا جہانگیر سنگھ اور دیگر 2 افراد کو قتل کرنے کا ارادہ تھا۔ تاہم اس نے اسے تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 302 کے تحت پہلے الزام میں مجرم قرار دیا اور اسے موت کی سزا سنائی، جس کی سزا تھی۔ بعد میں عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے پاس مقدمے کی خوبیوں پر بحث کرنے کے لیے بہت کم تھا، لیکن اس نے سنجیدگی سے دعوی کیا کہ الزامات کی غلط فہمی تھی۔ جس پر قانون کے تحت ایک ساتھ مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا، اور اس طرح کی غیر قانونی کارروائی نے اپیل کنندہ کے پورے مقدمے کو ذائل کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ میں اس نکتے پر سمتِ بحث اس عدالت میں اپنائی گئی سمت سے کچھ مختلف تھی۔ اس عدالت میں جس بات پر زور دیا گیا تھا وہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین واقعات جن کے سلسلے میں اپیل کنندہ پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی لین دین کے دوران نہیں ہوئے تھے، انہیں مناسب طریقے سے ایک مقدمے کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا تھا، اور اس دلیل کے لیے انحصار۔ بنیادی طور پر مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 235(1) پر رکھا گیا تھا، جس میں کہا گیا ہے کہ "اگر ایک ہی لین دین کو تشکیل دینے کے لیے ایک ساتھ منسلک کارروائیوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک سلسلے میں، ایک سے زیادہ جرائم کا ارتکاب اس کے ذریعے کیا جاتا ہے: اسی شخص پر، اس طرح کے ہر جرم کے لیے فرد جرم عائد کی جاسکتی ہے، اور اس پر ایک مقدمے میں مقدمہ چلایا جاسکتا ہے۔ "یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ دفعہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 233 میں طے شدہ عام اصول سے مستثنیات میں سے صرف ایک ہے کہ ہر مخصوص جرم کے لیے ایک علیحدہ الزام ہو گا اور اس طرح کے ہر الزام کی الگ سے سماعت کی جائے گی۔ اس عدالت میں دفعہ 235 کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا تھا، لیکن دلیل اس سوال تک محدود تھی کہ آیا موجودہ معاملہ دفعہ 233 کے ایک اور استثناء کے تحت آتا ہے جو کہ دفعہ 234(1) میں موجود ہے جو مندرجہ ذیل ہے:-

> "جب کسی شخص پر ایک ہی قسم کے ایک سے زیادہ جرائم کا الزام لگایا جاتا ہے جو اس طرح کے جرائم میں سے پہلے سے لے کر آخری تک بارہ ماہ کے عرصے کے اندر انجام دیا جاتا ہے، چاہے وہ ایک ہی شخص کے حوالے سے ہو یا نہ ہو، تو اس پر الزام لگایا جاسکتا ہے، اور ان میں سے تین سے زیادہ تعداد کے لیے ایک ہی مقدمے میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔"

ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ اگرچہ اپیل کنندہ کے خلاف صرف 3 الزامات بنائے گئے ہیں، لیکن حقیقت میں اس پر 3 نہیں بلکہ 4 جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ان 4 جرائم کے بارے میں کہا جاتا ہے:-

(1) گرمیل سنگھ کے قتل کا ارتکاب؛

(2) سروان سنگھ کے بیٹے کرتار سنگھ کو قتل کرنے کی کوشش؛

(3) جہانگیر سنگھ کو قتل کرنے کی کوشش؛ اور

(4) سروان سنگھ کے بیٹے کرتار سنگھ کو قتل کرنے کی کوشش؛

فاضل وکیل نے دلیل دی کہ یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ کو آخری 3 جرائم سے بری کر دیا گیا ہے اور صرف پہلے جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے، اس کی طرف سے اٹھائے گئے نقطہ نظر سے بے معنی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے، اور ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ آیا مذکورہ بالا تمام جرائم کو ایک ساتھ مناسب طریقے سے چلایا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے میں، اس دلیل کا مختصر جواب یہ ہے کہ دوسرا الزام جو کرتار سنگھ اور جہانگیر سنگھ پر اپیل کنندہ کی گولی باری سے متعلق ہے، 2 جرائم کے حوالے سے الزام نہیں ہے بلکہ صرف ایک جرم کے حوالے سے الزام ہے۔ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے صرف ایک گولی چلائی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں لفظ "جرم" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "کوئی بھی عمل یا غلطی جو فی الحال نافذ کسی قانون کے ذریعے قابل سزا ہو"۔ ایسا لگتا ہے کہ قانون میں کچھ بھی غلط نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے گولی باری کے واحد عمل کو صرف ایک جرم سمجھا جائے۔ دوسری طرف، ہم سوچتے ہیں کہ اسے 2 جرائم میں تقسیم کرنا ایک انتہائی تنگ اور مصنوعی نظریہ ہوگا۔ ایسے کئی واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جن میں اسی طرح کا نظریہ لیا گیا ہے، اور ہماری رائے میں ان کا غلط فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ملکہ مہارانی بنام راگو رائے ([1]) میں، جہاں ایک شخص نے ایک ہی وقت میں ایک ہی چرواہے سے کئی بیل چوری کیے تھے، یہ قرار دیا گیا تھا کہ صرف ایک جرم کیا گیا تھا۔ پرمو تھاناتھ رے بنام کنگ ایمپرر ([2]) میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ کئی اکاؤنٹس کی کتابوں کے حوالے سے غبن صرف ایک جرم ہے۔ جوہان سوبرنا بنام کنگ ایمپرر ([3]) میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ جب کسی جسم میں کئی مردوں سے بات کرکے انہیں دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی تھی، تو ایک مشترکہ الزام درست تھا۔ پونیت سنگ بنام مادھو بھوت ([4]) میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ 2 افراد کے خلاف پولیس کو ایک بیان میں غلط معلومات دینے والے شخص نے صرف ایک جرم کیا تھا۔ سدھیندر کمار رے بنام ایمپرر ([5]) میں، ایک شخص جس کا پیچھا 2 کانسٹیبلز نے کیا تھا، اس نے ان پر کئی بار گولی باری کی تھی، لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ صحیح طور پر فرض کیا گیا تھا کہ گولی باری ایک سے زیادہ جرم نہیں تھی، حالانکہ بات کو خاص طور پر نہیں اٹھایا گیا تھا یا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ ہماری رائے میں، اٹھائے گئے نکتے میں کوئی بنیاد نہیں ہے، حالانکہ ہمیں اس وسیع تجویز کو پیش کرنے کے طور پر نہیں سمجھنا چاہیے کہ کسی بھی صورت میں ایک عمل ایک سے زیادہ جرم نہیں ہو سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے جن دیگر نکات پر زور دیا گیا وہ مقدمے کی خوبیوں سے متعلق کسی حد تک غیر معقول نکات تھے، جسے اس عدالت کے لیے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلوں میں اٹھانے کی اجازت دینا معمول کی بات نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، یہ اپیل بے بنیاد ہے، اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: آر ایس نرولا۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

عذر دار کے لیے ایجنٹ: ودیا ساگر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document